سوال

(64) اجرت لے کر میت کے لیے قرآن پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک حافظ قرآن جو اجرت لے کر لوگوں کو نماز پڑھاتا ہے یا میت کے لیے قرآن پڑھتا ہے اور قراءت سے پہلے ہی اجرت وصول کرلیتا ہے تو کیا یہ جائز ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید کی تلاوت افضل عبادت ہے اور عبادات کے بارے میں اصول یہ ہے کہ وہ خالص لوجہ اللہ ہوں ان سے مقصد اللہ کے سوا اور کچھ نہ ہو نہ دنیا کا حصول اور نہ حب جاہ وغیرہ۔ بلکہ ان کی رحمت کی امید اور اس کے عذاب کا ڈر ہو ارشاد باری تعالیٰ ہے :

فَاعبُدِ اللَّهَ مُخلِصًا لَهُ الدّينَ ٢ أَلا لِلَّهِ الدّينُ الخالِصُ ٣ ... سورة الزمر

''یقیناً ہم نے اس کتاب کو آپ کی طرف حق کے ساتھ نازل فرمایا ہے پس آپ اللہ ہی کی عبادت کریں، اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے یقیناً ہم نے اس کتاب کو آپ کی طرف حق کے ساتھ نازل فرمایا ہے پس آپ اللہ ہی کی عبادت کریں، اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے'' () خبردار! اللہ تعالیٰ ہی کے لئے خالص عبادت کرنا ہے''

نیز فرمایا :

وَما أُمِروا إِلّا لِيَعبُدُوا اللَّهَ مُخلِصينَ لَهُ الدّينَ حُنَفاءَ ... ٥ سورة البينة

''انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لئے دین کو خالص رکھیں۔ ابراہیم حنیف کے دین پر اور نماز کو قائم رکھیں اور زکوۃ دیتے رہیں یہی ہے دین سیدھی ملت کا''

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا :

عَن أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَبِي حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : "إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ". (صحيح البخاري بدء الوحي باب كيف كان بدء الوحى الى رسول الله ﷺ الخ حديث : 1' 54 و صحيح مسلم الامارة باب

قولہ ﷺ انما الاعمال بالنیۃ .. الخ حدیث : (1907)

(امیر المومنین ابو حفص عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا : میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا : اعمال کا دارومدار نیتوں ہی پر ہے ۔ اور ہر شخص کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی ۔ پس جس کی ہجرت اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی جانب ہے تو اس کی ہجرت اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ ہی کی جانب ہے ۔ اور جس کی ہجرت دنیا کے لیے ہے کہ اسے کمائے یا عورت کے لیے ہے کہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت انہی کی جانب ہے)

لہذا قرآن کے کسی قاری کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنی قراءت پر اجرت لے خواہ یہ اجرت قراءت لینے کی رخصت نہیں دی ۔ یاد رہے کہ ائمہ مساجد یا موذن حضرات جو بیت المال سے تنخواہ لیتے ہیں تو وہ تلاوت یا نماز کی اجرت نہیں ہے بلکہ وہ تو اس بات کی اجرت ہے کہ انہوں نے اپنے تمام مشاغل ترک کر کے اپنے آپ کو اس فرض کفایہ کے ادا کرنے کے لیے وقف کر دیا ہے ۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے خلیفۃ المسلمین اپنے ذاتی روزگار کو ترک کر کے جب اسلامی خلافت کے اعمال و اواجبات میں مشغول ہو جاتا ہے تو بیت المال سے وظیفہ لیتا ہے ۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجاہدین کو اور ان لوگوں کو جنہوں نے اسلام میں کارہائے نمایاں سر انجام دیئے ہوتے تھے ان کی ایمانی سبقت اور اسلامی خدمات کے اعتبار سے بیت المال سے وظائف دیا کرتے تھے اور اس سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالی نے عاملین زکوۃ کے لیے اس اسلامی فریضہ کو ادا کرنے کی وجہ سے زکوۃ میں حصہ مقرر کیا ہے خواہ وہ دولت مند ہی کیوں نہ ہوں کیونکہ جب تک وہ اس فرض کو ادا کرتے ہیں خود اپنا کا کوئی کام نہیں کرتے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص61

محدث فتویٰ